مولوی محمد نعمان حقانی :
متعلم دورہ حدیث دارالعلوم حقانیہ

طلباء کے دلوں کی دھڑکن

علم وعرفان کا مینار دارالعلوم حقانیہ جسکی فیوضات وبرکات سے الحمدللہ خادم مستفید ہوا۔اسی نسبت کی وجہ سے اپنے عظیم شیخ کی جدائی پر کچھ لکھنے کو جی چاہتا ہے کہ سید وسندی واستادی شیخ العرب والعجم حضرت العلامہ مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی نوراللہ مرقدہ کے ساتھ عقیدت کو خریدار یوسف علیہ السلام کی طرح ''ایک مختصر مضمون کے ذریعے'' ظاہر کروں۔سمجھ میں نہیں آتا کہ رشد وہدایت اور علم وفضل کے آفتاب کو کس طرح الوداع کہوں کہ اب تک تو اس وحشت اثر جدائی کا تصور بھی وہم وگمان میں نہیں گزرا تھا۔

حمیت وعزیمت کا داعی

حق تو یہ ہے کہ اگر امت مسلمہ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی جدائی پر آج نہ روئے تو پھر اس کی آنکھوں کی نم ہمیشہ کے لئے خشک ہونے کے قابل ہے۔وہ تو ایک ایسی شخصیت تھی کہ جس نے عمر بھر عالم اسلام کو شجاعت ،حمیت ،صداقت اوردعوت وعزیمت کا درس دیا تھا۔اور عالم اسلام کو عزت ووقار کے ساتھ جینے اور حصول کامیابی کا قرینہ سکھایا اور جس نے عجم کے لالہ زاروں سے لیکر عرب کے دشت وصحرا تک کو اپنے علوم وفنون اورآفاقی پیغام سے نہ صرف سیراب کیا بلکہ بنجر زمین کو بھی سبزہ زار بنادیا...... ع مرثیہ ہے ایک کا اور نوحہ ساری قوم کا

آپ نے مشرق ومغرب کے علمی میخانوں سے اپنی علمی تشنگی بجھائی۔آپ عقائد ونظریات کے ساتھ ایک مفسر،مدقق ،محرر،مقرر،اورمحدث کبیر تھے۔اسکی واضح مثال آپ کی مقبول عام کتابیں اور تفسیر ''التفسیر الحسن البصری رحمہ اللہ'' کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ علوم وفنون اور معلومات کے کن عظیم ذخائر سے مالامال تھے۔

عالمِ اسلام یتیم ہوگیا

سیدی وسندی واستادی حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی رحلت سے'' دیوبند ثانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ تو درکنار کہ پورا عالم اسلام یتیم ہوگیا ،حضرت الاستاد تو یقیناً ایک ایسی شخصیت تھی کہ جس کی رحلت سے علم حدیث کی وہ شمع بجھ گئی جس کے طفیل امت مسلمہ کو روشنی کی کرنیں مل رہی تھی، ان کی رحلت اور جدائی سے ملت میں ایسی خلاء پڑ گئی جسکا پُر ہونا صبح قیامت تک بظاہر محال نظر آتا ہے۔اللہ کرے کہ اسکے بعد بھی دارالعلوم حقانیہ کی مردم خیز سرزمین ایسے شخصیات اور عظیم ہستیاں پیدا کرے۔آمین